



(1894-1982)

جوش ملیح آبادی

جوش کا اصل نام شبیر حسن خاں اور تخلص جوش تھا۔ وہ ملیح آباد کے ایک زمین دار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا فقیر محمد خاں گویا اور والد بشیر احمد خاں بشیر معروف شاعر تھے۔ جوش کی تربیت علمی اور ادبی ماحول میں ہوئی۔ وہ کم عمری میں شعر کہنے لگے تھے۔ انھوں نے عزیز بکھنوی سے اصلاح لی۔ حیدر آباد میں ملازمت کی۔ کچھ دنوں تک وہاں رہنے کے بعد دہلی آئے اور رسالہ ’کلیم‘ جاری کیا۔ آل انڈیا ریڈیو سے بھی تعلق رہا۔ پھر سرکاری رسالہ ’آج کل‘ کے مدیر رہے۔ جوش نے مختلف شعری اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن وہ بنیادی طور پر نظم کے شاعر تھے۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر نظمیں کہی ہیں جن میں رومانی، اخلاقی، سیاسی اور انقلابی نظموں کی خاص اہمیت ہے۔ انھیں شاعرِ شباب، شاعرِ فطرت اور شاعرِ انقلاب کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

جوش کو نظم و نثر دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ ’روحِ ادب‘، ’نقش و نگار‘، ’شعلہ و شبنم‘ وغیرہ ان کے اہم شعری مجموعے ہیں۔ ’یادوں کی برات‘ اور ’وراقِ سحر‘ ان کی نثری تصانیف ہیں۔



4924CH07

رَب کی نعمتیں

اپنے مرکز سے نہ چل مُنہ پھیر کر بہر خدا بھولتا ہے کوئی اپنی انتہا اور ابتدا
یاد ہے وہ دَور بھی تجھ کو کہ جب تو خاک تھا کس نے اپنی سانس سے تجھ کو مُنور کر دیا
کب تک آخر اپنے رَب کی نعمتیں جھٹلائے گا
سبز گہرے رنگ کی بلیں چڑھی ہیں جا بجا نرم شاخیں جھومتی ہیں رقص کرتی ہے صبا
پھل وہ شاخوں میں لگے ہیں دل فریب و خوش نما جن کا ہر ریشہ ہے قند و شہد میں ڈوبا ہوا
کب تک آخر اپنے رَب کی نعمتیں جھٹلائے گا



پھول میں خوشبو بھری جنگل کی بوٹی میں دوا بحر سے موتی نکالے صاف روشن خوش نما
 آگ سے شعلہ نکالا ابر سے آبِ صفا کس سے ہو سکتا ہے اُس کی بخششوں کا حق ادا
 کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا
 صبح کے شفاف تاروں سے برقی ہے ضیا شام کو رنگِ شفق کرتا ہے اک محشرِ پیا
 چودھویں کے چاند سے بہتا ہے دریا نور کا جھوم کر برسات میں اُٹھتی ہے متوالی گھٹا
 کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

(جوش ملیح آبادی)



مشق

i۔ معنی یاد کیجیے

نعمت	:	اچھی اچھی چیزیں
مرکز	:	اصل، بنیاد
بہرِ خدا	:	خدا کے لیے
انتہا	:	آخر
ابتدا	:	شروع، آغاز
دور	:	زمانہ
منوّر	:	روشن
سبز	:	ہرا
جابجا	:	جگہ جگہ
رقص	:	ناچ
صبا	:	ہوا
دلِ فریب	:	اچھا لگنے والا، دل کو بھانے والا
خوش نما	:	خوب صورت
قد	:	مٹھاس، شکر
بحر	:	سمندر
اُبّر	:	بادل

آبِ صفا	:	صاف پانی
بخشش	:	عطا کی ہوئی، دی ہوئی
ضیا	:	روشنی
شفق	:	سورج نکلنے اور ڈوبنے وقت آسمان کے کناروں پر پھیلنے والی سُرخ
محشر پنا کرنا (مجاورہ)	:	ہلچل پیدا کرنا

ii۔ سوچیے اور بتائیے

- 1۔ اپنے مرکز سے مُنہ پھیرنے کا کیا مطلب ہے؟
- 2۔ شاعر نے شاخوں اور پھلوں کے بارے میں کیا خیال ظاہر کیا ہے؟
- 3۔ تیسرے بند میں شاعر نے خدا کی کن نعمتوں کا ذکر کیا ہے؟
- 4۔ آخری بند میں شاعر نے کن قدرتی مناظر کو بیان کیا ہے؟
- 5۔ ”کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا“ اس سے شاعر کی کیا مراد ہے؟